بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

## خیبر ایجنسی میں شرعی قوانین کا اجراء

## عدل وقسط صلح وآشتی اور امن وامان کا گہوارہ

## دنیائے عالم بالخصوص عالم اسلام کے لیے نفاذِ شریعت کا ایک نمونہ

۱۱ ستمبر کو اتحاد العلماء خیبر ایجنسی کی دعوت پر دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ، دارالعلوم کے بعض دیگر اساتذہ اور متحدہ دینی محاذ کے اکابر کی معیت میں باڑہ خیبر ایجنسی تشریف لے گئے جہاں انکے لیے ایک عظیم تاریخی جلسہ کی شکل میں استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا تھا اس جلسہ میں دو مجرموں کو سرعام اسلامی تعزیرات کی روشنی میں کوڑوں کی سزائیں بھی دی گئیں اس تنظیم کو قائم ہوئے ساڑھے تین سال کا عرصہ ہوا ہے مولانا محمد مجاہد صاحب اس کے امیر ہیں جس میں مختلف مذہبی وسیاسی جماعتوں اور مکاتب فکر کے علماء اور زیادہ تر دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء شامل ہیں تنظیم نے متفقہ طور پر تمام خیبر ایجنسی میں اسلامی قوانین، حدود وقصاص اور اسلامی تعزیرات نافذ کر دیئے ہیں اس مختصر مدت میں پورا علاقہ عدل وقسط، انصاف ومساوات اور امن وامان کا گہوارہ بن چکا ہے ظالموں کو سزائیں دی جاتی ہیں منشیات والوں سے قرآن وسنت کی روشنی میں نپٹا جاتا ہے قاتلوں سے قصاص لیا جاتا ہے زانیوں کو سنگسار کیا جاتا ہے اور کوڑے لگائے جاتے ہیں چوروں پر حدود جاری ہوتی ہیں ڈاکوؤں اور رھگیروں کو شرعی سزائیں دی جاتی ہیں شرابیوں کو کیفرِ کردار تک پہنچایا جاتا ہے۔

---

پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایک علاقے کے علماء نے بالاتفاق وہ اصول نافذ کر دیئے ہیں جن پر قرآن وسنت کے منشا کے مطابق ایک اسلامی ریاست کی عمارت تعمیر کی جا سکتی ہے اس سے پہلے اشخاص اور افراد منفرد طور پر تو بار ہا ان اصولوں اور قوانین اور مسائل کے متعلق اپنی علمی تحقیقات اور تدقیقات، اور سیاسیات میں تو لگے رہے مگر ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ایک علاقہ میں جم کر مختلف عقائد ومسالک اور تنظیموں کے نمائندہ علماء نے خالص اسلامی مملکت کے بنیادی اصولوں اور قوانین وتعزیرات کو اس قدر واضح، اور ببانگ دھل عملاً نافذ کر دیا ہو۔ یہ ایک ایسا عظیم کارنامہ ہے جس کی نظیر پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی اور توقع کی جا سکتی ہے کہ انشاء اللہ ہمارے ملک کے مستقبل کے حالات کی تشکیل میں اس کا نہایت اہم حصہ ہوگا —— انتخابات کے بعد قائم ہونے والی نئی حکومت کے لیے کام کرنے کے نشانِ راہ متعین ہو گئے ہیں۔

اب کسی کے لیے یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ علماء اور دینی مدارس کے فضلاء اسلامی نظامِ حدود و قصاص اور اسلامی تعزیرات نافذ نہیں کر سکتے۔

اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسلام ایک دین کی حیثیت سے ریاست اور سیاست کے لیے کچھ مخصوص اصول رکھتا ہی نہیں ہے۔

اب کسی کے لیے یہ موقع باقی نہیں رہا ہے کہ اپنے خودساختہ بنیادی اصولوں اور دستوری خاکوں پر "اسلامی لیبل" لگا کر جعلی نوٹوں کی طرح انہیں بازار میں چلا سکے۔

اب یہ دعویٰ کرنے کی بھی گنجائش نہیں ہے کہ مختلف فرقوں، سیاسی و مذہبی جماعتوں کی باہمی سیاسی اور مذہبی نزاعات ایک اسلامی حکومت کے قیام میں مانع ہیں۔

اب اس جاہلانہ بدگمانی کے فروغ پانے کا بھی امکان نہیں رہا ہے کہ دورِ جدید میں ایک ترقی پذیر ریاست کے لیے اسلام کے اصولِ سیاست موزون نہیں ہیں۔

اب یہ جھوٹ بھی نہیں چل سکتا کہ ایک اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے تنظیم اتحاد العلماء خیبر ایجنسی نے عملاً شواہد پیش کر کے ان تمام غلط فہمیوں کا دروازہ بند کر دیا ہے کہ اس علاقہ میں غیر مسلموں کی بھی ایک معتد بہ تعداد رہتی ہے اسلامی قوانین اور حدود و قصاص اور اسلامی تعزیرات کا نفاذ و اجراء ایک ایسا چارٹر ہے جو نہ صرف پاکستان کی مستقبل کی حکومت کا سنگ بنیاد بن سکتا ہے (بشرطیکہ ملک بھر کی دینی قوتیں باہمی متفق ہو کر عملاً وہ اقدام کریں جو خدا اور رسولؐ کو ان سے مطلوب ہے) بلکہ دوسرے ممالک کے لیے بھی مشعل راہ بنے گا۔ کیونکہ ہم موجودہ ملکی و ملی سیاسی و قومی اور معاشی ناہمواریوں کو دور کرنے کے لیے پاکیزہ علاج خود اپنے پاس رکھتے ہیں ہم دوسروں کی "طبی امداد" کے محتاج نہیں ہیں بلکہ ہمیں تو ساری دنیا کے لیے معالج بنا کر بھیجا گیا ہے ہم پورے اسلام پر ایمان لائے ہیں اور زندگی کے ہر شعبے میں اس کی رہنمائی کو موجبِ فلاح تسلیم کرتے ہیں اسلام اگر نماز روزے کا دین ہے تو وہ سیاسیات اور معاشیات کا دین بھی ہے وہ اگر مسجد میں صحیح رہنمائی کرتا ہے تو یقیناً بینک، کارخانے، کھیت اور بازار میں بھی صحیح رہنمائی کرتا ہے ہم اسلام کے دین پر اگر نکاح و طلاق کے مسائل پر بھروسہ کرتے ہیں تو یقیناً سرمایہ و محنت کے مسائل میں بھی ہمیں اس کے اصولوں کی صحت پر یقین کامل ہے اور ہونا چاہیئے۔ ہمیں اب دیکھنا یہ ہے کہ مستقبل قریب کی حکومت اس راہ پر کتنے قدم اٹھاتی ہے بصورت دیگر دینی قوتیں اپنا مؤثر کردار ادا کرنے کے لیے کون سا لائحہ عمل اختیار کرتی ہیں۔

عبدالقیوم حقانی